منشور محمدی

منشور محمدی ۱ الٰہی | شایع ہوز ماہ تا ماہی | الجیل وزبور پر ہو دیم | صد بار مفخر و مباہی

فرمان سولان سلف ساختہ مرفوع | توقیع خط آیت منشور محمدی | توریت وہم انجیل برافتاد تجلی | چون گشت علم رایت منشور محمدی

نمبر ۳۲ | مورخہ ۱۵ ذی قعدہ سنہ ۱۲۹۴ ہجری مصطفوی روز چہار شنبہ | جلد ۶

اشتہار قیمت اخبار منشور محمدی

سالانہ قیمت معہ محصولڈاک ۵ قیمت کل خریداروں سے پیشگی لیجائیگی مابعدکی کچہ شرط نہین جن صاحبونکو اس پرچہ کی نسبت کچہ خط وکتابت کرنی منظور ہو یا زرقیمت یا عطیہ ارسال کرنا ہو بنام **محمد شریف** مہتمم ومالک مطبع واخبار منشور محمدی واقع معسکر بنگلور کے نام روانہ فرماوین۔ مگر شرط یہہ ہی کہ اپنا نام مبارک ونام شہر ومحلہ ومضامین وغیرہ بخط واضح لکہا کرین والا نہ اسکی تعمیل ہرگز وقوع مین نہ آویگی۔ زرقیمت یا عطیہ ارسال کرنا ہو بذریعہ نوٹ یا منی آرڈر یا ٹکٹ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری روانہ فرماوین درصورت ترسیل ٹکٹ فی روپیہ نصف آنہ کی ٹکٹ افزودہ رحمت فرماوین

بقیہ نوٹ والہام

تحریر بے نظیر دلپذیر جناب مولوی محمد سلیم اللہ صاحب فیض آبادی

دفعہ ۷۷ راقم کہتا ہی کہ متلاشی حق کو پرچہ تہذیب الاخلاق جلد ۳ نمبر ۲ مضمون نمبر ۶۹ اور جلد ۲ نمبر ۱۹ مضمون نمبر ۵۸ اور جلد ۲ نمبر ۱۷ مضمون نمبر ۵۳ اور جلد اول نمبر ۴ مضمون نمبر ۱۱۔ اور نمبر ۶ مضمون نمبر ۱۷۔ اور جلد ۲ نمبر ۲ مضمون نمبر ۲۸۔ اور نمبر ۳ مضمون نمبر ۳۱۔ اور نمبر ۵ مضمون نمبر ۳۶۔ اور نمبر ۶ و ۷ مضمون نمبر ۴۷ اور نمبر ۱۸ مضمون نمبر ۵۴ و ۵۵ و ۵۷ و نمبر ۱۹ مضمون نمبر ۵۹ و ۵۹۰ و نمبر ۲۰ مضمون نمبر ۶۱ و جلد ۳ نمبر ۱ مضمون نمبر ۶۵ و نمبر ۳ مضمون نمبر ۴۳ و ۴۷ و نمبر ۴ مضمون نمبر ۶۷ و ۷۷ و نمبر ۷ مضمون نمبر ۸۰ و ۸۱ اور نمبر ۸ مضمون نمبر ۱۸۲ اور نمبر ۱۰ مضمون نمبر ۸۹ اور نمبر ۱۱ مضمون نمبر ۹۲ اور نمبر ۱۲ مضمون نمبر ۹۵ اور نمبر ۱۳ مضمون نمبر ۱۰۰۔ اور نمبر ۱۵ مضمون نمبر ۱۰۶ و ۱۰۸۔ اور نمبر ۱۹ مضمون نمبر ۱۲۱۔ اور نمبر ۲ مضمون ۱۲۸۔ اور نمبر ۲۱ مضمون نمبر ۲۰۱ کو خوب غور وتعمق سے دیکہا لازم ہی کہ شاہ ولی اللہ کی اس شکایت کا اوسکو جلوہ نظر آجاویگا **دفعہ ۷۸**

لشکر گوالیار

لشکر گوالیار مین بھی بلای خشک سال سی ایک عالم کو تباہ کر دیا تھا
جوق جوق محتاج و مسکین لشکر مین بھر گئے تھے اور غلہ بہت گران
ہو گیا تھا اندیشہ فتنہ و فساد کا پیش آیا تھا سرکار عالی جاہ بہادر
نے بذات خود یہہ انتظام کیا کہ اول تو کئے لاکھہ روپیہ زمینداروں
کو دیکر فرمایا کہ چاہ تالاب بنا کر اپنی اور اپنے مویشی کی شکم
پروری کرو اور دیہات کو پھر آؤ - دویم ریل کا کام جاری
کرا دیا کہ جسمین بیس ہزار مزدور اجیر مقرر کئے گئے سوم چند
مکانات عالیشان بنوانا شروع کر دی کہ اسمین بھی چند ہزار
مسکین کو مزدوری پر قایم کیا اور جو مسکین ایسے تھے کہ محنت مزدوری
سے معذور تھے اونکو سدابرت سے خوراک دینے قبول فرمائے
چنانچہ اب تک وہ سب کارخانے جاری ہین اور بذات خود شہر
مین پھر پھر کر غلہ وغیرہ کا کامل بندوبست کر دیا کہ کسی کو نہ ملنے
غلے کی شکایت نہی اسکے سوا دس بیس لاکھہ روپیہ کا غلہ
اطراف و جوانب سے منگا کر شہر مین ذخیرہ کرا دیا اور گودام مقرر
کر کے بکوانا شروع کیا اور کل ملازمان کو تنخواہ چاردہ بہہ پیشگی
عنایت فرمائی بفضلہ تعالی سب طرح کا انتظام تو کیا کسی طرح کا
فتنہ و فساد شہر و بیرون شہر علاقجات وغیرہ مین نہونے
پایا اور اگر کسی متمرد نے سر اٹھایا فورا اوسکے نائرہ فساد
کو فرو فرمایا اور جناب دیوان صاحب بہادر اور منشی پرھولال
صاحب منصرم صدر نظامت نے شب و روز بندوبست غلہ و
انسداد واردات مین ایسے مردانہ کوشش فرمائی کہ شہر مین
تمام کو بھی داد دیتا ہوا بجای خود اصاحب ذوا کا برآرام و چین سے
رہے اور ایک مدت سے کوتوالی صدر لشکر کا انتظام ابتر تھا جناب
دیوان صاحب بہادر نے حسب تجویز جناب منشی پرھولال صاحب
منصرم کے منشی پنڈت پیاری لال صاحب کو کہ اول محکمہ فوجداری
مین سررشتہ دار تھے اس کام کے لایق و سزاوار تصور کر کے
کوتوالی مذکور پہ مامور فرمایا یہہ صاحب نہایت کارگزار اور
ہوشیار اور بیدار مغز اور امانت دار ہین انہون نے اپنی
اچھی کارگزاری سے چند روز مین لشکر کا ایسا بندوبست فرمایا
کہ سرکار دربار مین مورد آفرین ہوے اور سب رعایا و غیرہ
شاد و آباد اور شہر مین ہر طرح سے چین و امن ہے یہہ شخص
اگرچہ منحنی اور ضعیف الجثہ ہی مگر محنت مین اندہے کہنے تو
بجا ہی یہہ شخص انگریزی کارکردہ ہی خوش تعلمی اسکا حصہ
ہی اب دیوان صاحب بہادر کے قدردانی و مردم شناسی
سے یہہ امید ہی کہ ایسے شخص کا اضافہ تنخواہ فرمائین بلکہ دوسری
خدمت عالی پر یہہ بچائین تاکہ اسکا جوہر کارگزاری و حسن
کرداری ظہور مین اوے بقولے کہ مزدور خوشدل کند
کار بند - فقط راقم محمد عبد العزیز اعجاز رقم

ہمدردی ریاست بہوپال

ٹیمس آف انڈیا بمبئی اخبار قاصد بمبئی گجراتی سے نقل کرتے
ہین کہ ایڈیٹر اخبار مذکور کی تحریر ہے کہ ریاست بہوپال سے
آجتک لاکھہ روپیہ واسطے امداد زخمیان ترکی کے قسطنطنیہ کو
بہت جلد روانہ ہوگا منجملہ تین ہزار روپیہ تو دیواری تک
روانہ ہو جائیگا - بمبئی قاصد کے ایڈیٹر کا قول ہی کہ ریاست
بہوپال ایک چھوٹی سی ریاست ہی وہان سے اسقدر حمایت

اسلامی ہونا اور حیدرآباد دکن جو کہ ہندوستان کی تمام دیسی ریاستون مین وسیع اور بڑا ہے اوسکا اسقدر کم ہمتی پر کمر باندھنا بڑے تعجب کی بات ہی سوائے اسکے اور بھی بہت سی ریاستین ہندوستان مین مسلمان ہین کہ حمایت کے نام سے آیہ ثم ویکم کی پڑھے ہوے بیٹھے ہین اور جب کبھی جنگ روم و روس کا تذکرہ آیا تو نہایت دلیری سے حمد و ثنا کو کام فرمایا اور کہدیا کہ ترکی بڑے دلیر ہین۔ وہ چاہین کہ اپنے دل مین کچھ بھی خیال کرین تو کچھ نہین کرتے۔ سچ تو یہہ ہی کہ مسلمانی اسکا نام نہین کہ ختنہ کرالیا داڑھی بڑھالی۔ مسلمانی کے یہہ معنے ہین کہ بعد فرمانبرداری باری جسے و فرمانبرداری رسول مقبول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برادران ہم پیشہ کی ہر حال مین حمایت کرین اون کی خوشی مین شاد ہون غمی مین غمناک۔ پس چاہئے کہ ہر ایک ریاست موافق اپنے اپنے مقدور کے امداد کرین کسواسطے کہ یہہ معاملہ دین و دنیا کا ہے۔ از اکولہ اخبار اردو

استہار

جن عالی ہمتون نے رحمیان و یتیمان و بیوگان روم کے لئے مبلغ چندہ عنایت فرمایا تھا اونکے خدمات عالیات مین اطلاع دیجاتی ہی کہ آپکا دیا ہوا مبلغ روم کو روانہ کردیا گیا اسطے سے کہ حضرت پیر و مرشد قبلہ مدظلہ نے جناب فیضمآب نواب مختار الملک بہادر دام اقبالہ کے وسیلہ سے لندن کونسل آف سدرلین صاحب کے بھیجی صاحب موصوف لندن سے روم کو بھجوادینگے اور رسید اوسکی حسب ضابطہ روانہ کرینگے بالفعل جو مبلغ روانہ کیا گیا تعداد اوسکی ساٹھہ ہزار روپیہ کلدار ہی اب جن عالی ہمتون بخیالات انواع و اقسام باوصف دستخط فرمانے کے مبلغ عنایت نفرمایا اونکی خدمات عالیات مین اطلاع دی جاتی ہی کہ مبلغ دستخط کردہ جلد جلد مرحمت کرین تا روم کو روانہ کیا جاوے اور یہہ بات قابل اطلاع ہی کہ آیندہ سی یہہ قرار دادہ ہوتی ہے کہ دس ہزار روپیہ کلدار جمع ہوتے ہی روم کو بھیجدیا جائیگا کیونکہ وہان آجکل مبلغ کی بہت ضرورت ہی اور جن بزرگوارنے اب تک کاغذ چندہ پر دستخط نکیا اونکی خدمات عالیات بھی اطلاع دیجاتی ہی کہ بفحوای سارعوا الی الخیرات اس کار خیر مین جلدی کرین کسواسطے کہ گیا وقت پھر ہاتھہ نہین آتا

حکیم محمد وزیر معتمد مجلس موید الاسلام

بفضلہ تعالی اس مجلس موید الاسلام بلدہ حیدرآباد دکن مین جو رقم کے فراہم ہوکر روانہ سلطنت روم ہوی ہی اوسکی فہرست واسطے ملاحظہ کے ابلاغ خدمت شریف ہی اور واضح ہو کہ بسبب وقوع گرانی اور قحط کے کارروائی مجلس کی ملتوی تھی اور اب تخمینا مبلغ بست ہزار روپیہ کے جمع ہی ہو قریب روانہ ہاب عالی ہوکر اوسکی بھی فہرست ابلاغ خدمت ہوگی فقط

حکیم محمد وزیر معتمد مجلس موید الاسلام

عثمان پاشا کی سوانح عمری

قسطنطنیہ مین ایک اخبار ہی جسکا نام ڈیرنت ہی اوسنے عثمان پاشا کی سوانح عمری لکھے ہین جسکو ہم بھی دلچسپ سمجھکر درج اخبار کرتے ہین۔ انکے بھائی کا نام حسین افندی ہی یہہ قسطنطنیہ مین تھے اور عثمان پاشا ملوقات مین تشریف رکھتے تھے انکے بھائی نے

انکو قسطنطنیہ مین بولایا اور مدرسہ لارس مین انکو داخل کرایا جب وہان کی تحصیل سے فارغ ہو گئے تو جنگی اسکول مین داخل ہو گئے یہان بھی تحصیل ایسی اچھی طرح کی کہ مدرسہ مین طالب علمونسے اول نمبر رہے اور امتحان مین بھی اول ہی نمبر پایا اور عہدہ لفٹننٹ کی سند حاصل کی ۱۸۵۴ع مین جب لڑائی کریمیا کی اغاز پذیر ہوی تھی یہ نئے فوج مین بھرتی ہوے تھے کہ انکو وردی پہنتے ہی شوق ملا جانا پڑا وہان جاکر اپنے کام انہون نے نمایان کئے انکے افسرون نے اونکی نسبت یہہ رپورٹ کی کہ ان سے جن باتون کی توقع قیافہ کے رو سے نہ تھی اوس سے زیادہ انہون نے کارنمایان کئے انکو کپتانی کا عہدہ ملنا چاہئے پھر عہدہ ایجوٹنٹ پر ترقی ہونی مناسب ہے پھر اتفاقیہ لڑائی ختم ہو گئی یہ قسطنطنیہ مین داخل ہو گئے اور آتے ہی شاہی گارد مین بھرتی ہوے یہان کے افسر بھی انکی نیکنامی کے رپورٹین کرتے رہے پھر انکی ترقی ہوی یعنے شاہی گارڈ کے کماندر مقرر ہوے - اسکے بعد جزیرہ کریٹ مین بغاوت نے رونمائی کی یہ وہان شاہی گارڈ کے ساتھ روانہ ہوے اور وہان کے باغیون کو انہون نے بہت شکستین دین اسکے صلہ مین دو برس تک کرنیلی کا خطاب انکو ملا وہان سے پھر یہ قسطنطنیہ مین آئے اور متعدد بار سفارت کے ساتھ بھیجے گئے - پھر گرینڈ کے جرنیل ہوے آخرکار یہہ تیسرے جنگی استاف مین پھر جرنیل ہو گئے اوسکے بعد چوتھی گردہ کے سردار ہوے جو دوین مین تھا پھر سرویا کی جنگ مین انہون نے اپنی شجاعت کے باعث نام پاے انکی حسن کارگزاری نے پھر یہہ ثمرہ دکھایا کہ مشیر مارشل کے درجہ پر ممتاز ہوے

از انجمن پنجاب

ہمدردی

صاحب اخبار کا بیان ہی کہ تمام یورپ مین جیسا مادہ ہمدردی انگریزی قوم مین دیکھا جاتا ہی اور کسی سلطنت مین یہہ شیوہ ہمدردی ہرگز نہین ہے چنانچہ ان ہی دنون مین مجروحان ترک کے واسطے اس شایستہ قوم نے مدد روپیہ اور ادویات کثیرہ مرہم سے بہت کر رکھی ہے اور ڈاکٹرون کو واسطے معالجہ کے بھجوایا ہے اور ڈاکٹر بلایہ اور مسس کولس بریدیت صاحبہ نے اس کار خیر مین بہت بڑی ہمت کر رکھی ہے علاوہ ازین معرفت سفیر انگریزی کی میم صاحبہ کے ایک کمیٹی عورات انصار کی اس عمدہ کار خیر کے واسطے مقرر ہوئی ہے اور مسلمان عورتون نے چندہ بھی جمع کیا ہی اور ایک سپاسنامہ مسس کولس بریدیت کو ان عورات نے روانہ کیا ہے واقعی یہہ کارروائی قابل تحسین ہے اور مہذب عورتون کے خیال ایسے ہی ہونے چاہئین -

منہ

خدیو مصر کی ہمدردی

وہ ہی اخبار راوی ہی کہ خدیو مصر نے ایک اگبوٹ روانہ کیا ہے جس مین تین سو اطبا اور ادویات وغیرہ ہین یہہ لوگ موقعہ جنگ پر جاکر زخمیون کا معالجہ کرینگے واقعے اس موقعہ پر اطبا کا روانہ کرنا نہایت ہی مناسب ہے کیونکہ ترکی ہسپتال کا بندوبست اچھا نہین ہے -

منہ

مطبع بحرالاسلام بنگلور مین کارپردازان کے اہتمام سے چھپا

اور تفسیر فوز کبیر مین بھی کچھ بیان حقیقت نبوت کا مندرج ہی جس سے صاف ظاہر ہی کہ اصل اس مسئلہ مین یہی بات ہی کہ نبوت بمنزلہ اصلاح نفوس و تسویہ عادات و عبادات عالم کی ہی نہ کہ اصول نیکی و بدی کا ایجاد کرنا اور ہر قوم عبادات اور تدبیر منزل اور سیاست مدینہ مین ایک عادت رکھتے ہین پس اگر نبوت اوس قوم مین پیدا ہوتی ہی تو اون عادات کو برانداختہ نہین کر دیتے اور از سر نو اور عادات کو ایجاد نہین کرتے بلکہ درمیان اون عادات کے تمیز کر دیتی ہی جو موافق قاعدہ اور مرضی حق کے ہوی اونکو باقی رکھتی اور اگر خلاف ہوی بقدر ضرورت اونکو تغیر دے دیا کرتی ہی اور نقص اور نعمای الہی بھی وہی بیان ہوتے ہین جو اون مین شایع ہوتے ہین اور جس سے وہ آشنا ہوتے ہین چنانچہ اسی سبب سے باعث انبیاکے شرایع مختلف ہوگئے ہین اس اختلاف کی مثال ایسی ہی جیسے کہ حکیم کو دو بیمارون کی علاج کرنی پڑی پس ایک کو تو دوای سرد اور غذای بارد بتاتا ہی اور دوسرے کو دوای حار و غذای اور غرض طبیب کے دو تو جگہ ایک ہی ہے یعنے اصلاح طبع اور ازالہ مفسدہ نہ کچھ اور کامی ہر اقلیم مین دوا و غذا علیحدہ بتاتا ہی بسبب عادات اوس اقلیم کے اور ہر شخص مین دوسری تدبیر بحسب طبع اوس شخص کے کرتا ہی چنانچہ ایسا ہی جب حکیم علی الاطلاق نے چاہا کہ بیمار ان امراض نفسانی کا معالجہ فرماوے اور تقویت طبع اور قوت ملکیہ اور ازالہ اسکے مفسدہ کا ایجاد کرے تو بحسب اختلاف اقوام و عادات و مشہورات و مسلمات ہر زمانہ کی معالجہ مختلف ہوگیا مثلاً اگر یہود کا مذہب دیکھا ہو تو علماء سوء حب دنیا عادی تقلید سلف معرض فہم کتاب و سنت کو دیکھنا چاہئے کہ ایک عالم کی تعمق و تشدد و استحسان کو سند گردان کر کلام شارع معصوم سے بے پرواہ ہو گئے ہین اور احادیث موضوعہ اور تاویلات فاسدہ کو اپنا مقتدا بنا لیا ہی دفعہ ۹۰ اور ہمعات مین لکھا ہی کہ از قبیل تہذیب نفس جو شرع مین مطلوب ہوتا ہی وہ فقط چار خصال کا قایم کرنا اور انکی اضداد کی نفی ہی و حق سبحانہ تعالیٰ نے انبیا کو واسطے قایم کرنے انہین چار خصال کے مبعوث فرمایا تھا اور سب کے شریعتین انہین چار خصال کا ارشاد کرتے اور اونکی کسب پر تحریص فرماتے ہین اور تربیات شرایع کے سب انہین خصال اربعہ کے طرف مصروف ہین اور ترہیبات اونکی اضداد کے طرف راجع ہین اور نیکی اشباہ اور کو اسبان خصال اربعہ کا نام اور بدی نام اونکے اضداد کے منلان اور کو اسبکا نام ہی جس شخص کو حقیقت ان چار خصال کی بطریق ذوق اور وجدان کے معلوم ہوگئی اور طریقہ شرایع جاری کرنے کا ہر دورہ اور ہر طبقہ مین ان خصال سے پہچان گیا وہ فقیہ فی الدین اور راسخ فی العلم ہی اور جو شخص اشباح شرایع سے ان خصال کو ہیولیٰ کر اونکے رنگ مین رنگین ہوگیا اور اسکے نفس ناطقہ نے اپنے اصل جوہر مین ان خصال کو قبول کر لیا وہ محسن اور صوفی اور فقیر اور ولی ہی چنانچہ وہ چارون خصال یہ ہین ایک طہارت دوسری خضوع اور خشوع خدا کے لئے اور دل کی انکہ اوسکے طرف متوجہ کرنا تیسری سماحت یعنے نفس ناطقہ کا دواعی بہیمیہ خسیسہ کا جیسے مثلاً طلب لذت و حب انتقام و بخل و حرص وغیرہ ہی

مغلوب ہونا چونکہ عدالت نفی نظام عادل و سیاست کلی کا
اوس سے صادر ہونا چنانچہ شارع علیہ السلام نے حصول طہارت
کے واسطے وضو و غسل وغیرہ مقرر فرمایا ہی اور خشوع کے واسطے
نمازین مناجات تلاوت اذکار و ادعیہ تعوذات وغیرہ اور
عدالت کے واسطے عیادت مریض و سلام و حمد و آداب وغیرہ
چنانچہ اسکا بتفصیل بیان کتاب حجۃ اللہ البالغہ مین موجود ہی
جو چاہے اسپر رجوع کرے **دفعہ ۸۰** اب جو متلاشی حق
اس بیان کو بابت نبوت و الہام کے دیکھے گا وہ پیش خود سمجھ
لیوے گا کہ جیسے تحریف لفظی کے دعوی سے کنارہ کیا ویسا ہی
دعوی نسخ سے بھی کنارہ کیا جاوے اور اسی اصول کو مسلم
رکھا جاوے کہ لاتحریف فی الکتب المقدسۃ الا معنویا و لا
نسخ فی الاسلام تو کوی قباحت لازم نہ آویگی خصوصا بمقابلہ
نصاری کیونکہ جن امور کو ہم لوگ منسوخ بتاتے ہین اون کی
نسبت یعنے احکام ظاہری و رسوم شریعت کی نسبت خود
نصاری کو اقرار ہی کہ اوٹھ گئے ہین اور اب اونکی پابندی
ضرور نہین اگرچہ وہ لوگ نسخ کے قایل نہین ہین لہذا اب محض
نزاع لفظی کرنے سے کچھ فائدہ نہین ہی **دفعہ ۸۱** اب
ہین طالب حق کو صاحب میزان الحق کے الہام حقیقی اور سچے
نبی کے بیان پر رجوع کرتا ہون اور پوچھتا ہون کہ ایسے
دعوی بیدلیل اور مضمول اور محض اپنے عنایات بیان کرنے
سے کب حجت تمام ہو سکتی ہی اور یہہ شروط محض اوہنون نے
جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنی سے لگائے
ہین کیونکہ وہ جناب مسیح مین بھی پوری نہین معلوم ہوتے

جیسا مطابقت کرنے والون پر مخفی نہین ہی خیر اب ہم اون کے
فضولیات سے قطع نظر کرکے صرف ایک پانچوین شرط کو جو الہام
الہام حقیقی یعنے وحی الہی کے دیباچہ مین لکھی ہی مطابقت
کرینگے یعنے ملاوینگے کہ قرآن اور توراۃ اور انجیل وغیرہ مین
معانی کا اختلاف ہی یا نہین اور تحریف اور نسخ کی بات اب
ہم اس مقام پہ زبان پر نہ لاوینگے اور جب اثبات عدم اختلاف
معنوی سے فرصت پاوینگے تو مطابق اونکی خواہش کے
جیا وہ مراسلہ اول مین لکھتے ہین کہ مباحثہ کے دوسری بات
گناہ اور کفارہ ہوگی گناہ اور کفارہ ہی کے بحث شروع کرینگے
انشاء اللہ تعالی **دفعہ ۸۲** ہم اگرچہ اوپر اقرار اسبات
کا کر چکے ہین کہ کتب مقدسہ مین تحریف لفظی نہین ہوی اور نہ
دعوی نسخ کی کوی ضرورت سمجھتے ہین مگر یہہ امر باتفاق اہل
اسلام و اہل کتاب ضروری ہی کہ کلام نبوت خالص علیحدہ لکھنا
چاہیے جسمین کوی لفظ کیا معنی ایک حرف بھی غیر کلام نبوت
کا مخلوط ہونے پاوے چنانچہ اسلام مین ایسا ہی احتیاط
عمل مین آئی ہی جیسا بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے
روایت ہی کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
لاتکتبوا عنی غیر القرآن و من کتب غیر القرآن فلیمحہ و حدثوا
عنی ولا تکذبوا علی ترجمہ یعنے نہ لکھو میری حدیث کو سو جس نے
مجھ سے سنکر سوا قرآن کے اور جو لکھا ہی تو اوسکو مٹا ڈالی
اور حدیث نقل کرو مجھ سے یعنے جو بات مجھے سنی وہ لوگون
کو سکھاو اور مجھ پہ جھوٹ نہ باندھو

سوا قرآن کے

باقی آیندہ

بقیہ رد رسالہ رامچندر صاحب مسیحی

اہل مناظرہ جو بالفعل مجادلین و مکابرین ہین بعض اقوال شاذہ کو بھی الزام کل قوم خصم کے لئے پیش کرتے ہین حالانکہ یہہ بڑی غلطی ہی چنانچہ رسالہ شروط مناظرہ مطبوعہ دہلی سوسایٹی مین لکھا گیا۔ چنانچہ اس باب مین سنی و شیعہ کا یہہ دستور ہوا یعنی علمای شیعہ کے سکوت کو مناظرین سنیہ نے طعن قرار دیکر یہہ کہا کہ فرقہ شیعہ نقص قرآن کا قایل ہی حالانکہ شیعہ مین سے کسی کا بھی یہہ مذہب نہین۔ اور نقل روایت عین مذہب نہین۔ بھلا جن روایتون کو شیعہ ہی مردود و غیر مقبول کہتے ہین چنانچہ بقول مولوی ال حسن صاحب استفسار جہانند علمای شیعہ نقص قرآن کے قایل نہین پر سنیونکو مذہب شیعہ پر یہہ طعن بابت نقص قرآن کیونکر زیبا ہو سکتا ہی یہہ تو کسی قدر اعتراض کرنیوالون کی زیادتی ہوتی اب شیعون کی طرف سے جواب دینے والون کا مبالغہ دیکھئے کہ اپنے بعض اصحاب روایت سے تو ہاتھ نہ اٹھایا برسبیل معارضہ یہہ جواب سنایا کہ ایسے روایتین سنیون کے ہان بھی ہین حالانکہ جو چند روایات بعض حشویہ عامہ کے ہین وہ خود باقرار ملا حر عاملی لغو و پوچ لوگون کے ہین اور نیز واسطے جواب کے درج کتاب ہوی ہین اور بعد ہمان روایت مزورون روایتون کی تردید مصنفون نے اونہین کتابون مین بیان کی ہین اور فرض و تسلیم کرکے حسب قاعدہ خود تاویل بھی کسی قدر کی اکی ہی اُنسے مطلق تسلیم لازم نہین آتی۔ مجادلین نے وہ روایات منقولہ تو نقل کردین اور وہ اجوبہ واگزاشت کئے۔ ایسے مجادلات مین تحقیق سے کیا بحث۔ ایک تماشا جاہلون کو دکھلانا ہوتا ہی کہ کسی طرح بالفعل خصم کو کچھ جواب دیدیا تاکہ ہم قوم واہ واہ کرین۔ ایک قسم شاعری ہی۔ اور شاعری بہان متی کا کھیل۔ اوسے تحقیق حق و انصاف سے کیا نسبت۔ اسی طرح مفسرین کی روایتون پر کچھ اعتماد نہین پس مجادلین کے اقوال کا بے سند صحیح و بے دلیل قوی کیا اعتبار۔ مفسرین مین واسطے تزئین کلام کے نقلیات بے سر و پا کا لانا دبا کی طرح پھیل گیا ہی اسی طرح مجادلین و مکابرین روایات رطب و یابس کے لانیکا دستور ہو گیا ہی۔ لوگ فقط نفس ذکر کرنے کو ہی دلیل و مذہب جاننے لگتے ہین حالانکہ یہہ بڑی غلطی ہے حتی کہ اب اسی باب نے عیسائیون کی راہ ماری ہی۔ بعض شیعون نے نقص قرآن ماننے مین دو ایک غرض ناجایز اپنی رکھی ہین ایک یہہ کہ اس حیلہ سے نقض خلافت قرآن سے ثابت کرین دوسری الزام خلفاء ثلثہ۔ اور افسوس یہہ نہ سمجھے کہ عیسائیون کے ہاتھ وہ الزام اوٹھائینگے کہ نبوت ہی جاوے گی کے لالے پڑ جاوینگے اور تحریف قرآن لازم آویگی پھر قرآن کے آیتون سے یہود و نصاری پر دباب تحریف تورات و انجیل کس منہہ سے طعن کرینگے۔ اور کس طرح اس قرآن کو معجزہ مانینگے جبکہ سورہ و آیت مین اور اسمین تمیز نہو سکے حالانکہ اعجاز ہونا قرآن شریف کا تمام مسلمانون کے بتصریح قرآن ثابت ہی پس مارٹر صاحب سے نہایت تعجب ہے کہ وہ روایات مذکورہ سنی و شیعہ جو طرفین کا مذہب نہین اور جانبین کے نزدیک متروک و مردود ہین اور نیز مخالف مین قرآن جہان ان ہنوز

تا دوم

تا روم و ایران چہ کسی طرح اپنے غلط سے مفید مطلب سمجھکر صحیح
سمجھتے اور مسلمانون کے مقابلہ مین لا سکتے ہین یہہ فقط اونکی زبردستی
ہی ورنہ یہی طریقہ کافی و پسندیدہ ہو تو ہر اک صحیح و ثابت بات
کے مقابلہ مین پراگندہ باتین کہی جائین اور معارضہ صحیح سمجھا جائے
اور یہہ معزز و حق بات ہی آئندہ اختیار۔ لیکن قرآن شریف کے
تواتر لفظی مین چنان چنین کرنا کمال ہی واقفیت و تعصب کی دلیل
ہی۔ اور دانستہ ایسا ارادہ نہایت بے انصافی ہے۔ ہزارہا
قرآن شریف ملا کر دیکھہ لو کہ ذرا لفظ و حرف کا فرق موجود نہین۔
نقاط و اعراب و وقف و مطلق و جواز و لازم وغیرہ حرکات
و سکنات یک شماری و متواتر و موافق بلکہ رسم خط بھی مطابق
منقول بسند صحیح ہی بھلا یارو غضب کی بات ہی کہ بائبل کو
قرآن شریف کے برابر مستند صحیح و متواتر سمجھنا رات کو دن کہنا
ہی۔ اول تو قرآن شریف شروع سے ایک عبارت ایک متن میں
ایک طرح کے خط مین خاص قواعد صحیحہ مقررہ کے ساتھہ مرقوم
اوسی طرح بالفاظ مقررہ اوسکی تلاوت پانچون وقت فرض
اور دیگر نماز سنت و عیدین و جمعہ و نماز نوافل ماہ رمضان
مین اصل عبارت قرآن مجید کا پڑہنا ضروری و واجب ہی
شروع اسلام سے ہزارہا آدمیون کا رات دن یہی وظیفہ اور
یہی دستور۔ ہر شہر مین سیکڑون قرآن حافظ جنکو معانی
سے معلوم نہین فقط عبارت کلام مجید نوک زبان ہی۔ اگر
کوئی عالم اپنی غرض سے کچہ بدلنا بھی چاہے تو حافظ حفاظ کی
زبان کون بدلیگا۔ قرآن شریف کا ترجمہ غیر زبان مین کبھی
علیحدہ نہین ہوا۔ مدت کے بعد جو فارسی اردو مین ہوا بھی تو

تحت لفظی بشروح و حواشی جو لکھے گئے تو اسطرح حاشیہ متن
کے ساتھہ کہ ہرگز ہرگز خلط و ملط ممکن نہین بخلاف تمام بائبل
خصوصًا عہد جدید کے کہ اوسکے تصنیف ہی عجب طرز سے تاریخ
ہی پر اسناد ندارد۔ انداز تصنیف بالکل مخالف۔ پانچ کتابین
موسی کی نزالی ہین جو اصل تورات کہی جاتی تھین ہمیشہ سے مسلمانون
کو انکی تحریف ماننے کے کچہ ضرورت نہین۔ کوئی بات مبطل
اسلام انمین نہین فقط

جواب الجواب سگ رام لچھمن از جانب بیر محمد مذمت آلود

ترقی خواہ دین محمدی جناب محمد شریف صاحب دام عنایتہ
بعد تسلیم بعد تعظیم خواہان خوشنودی طبع انور کی عارض ہوا
کہ پنڈت سگ رام لچھمن نسبت مناکحت دختر ماموزاد کے جواب
دندان شکن پاکر بیحیائی سے جواب الجواب مین تحریر کرتے ہین کہ
بندہ نے جناب سے نسبت مناکحت دختر چچازاد کے مخصوص دریافت
کیا تھا کہ وہ گوتر مادری اور پدری سے ہوتی ہی خاص کر ہین جو
اوسکے ساتھہ مناکحت محض بیحیا اور قبیح اور ناز یبا ہی اور انکی
شرع مین یا خداوند کریم ایسا حکم بیجا نافذ نہین فرماتا کہ موجب
بیحیای یا بے شرمی ہو اور دختر ماموزاد تو گوتر مادری مین گوتر
پدری سے علیحدہ ہوتی ہی اس گوتر مین شادی کرنا کہ موجب
قباحت نہین کیونکہ ہمارے یہان بھی گوتر مادری مین تین پشت کا
فاصلہ جواز نکاح مین لیا گیا ہی البتہ گوتر پدری مین چھہ پشت
کا فاصلہ مانتے ہین اور جو جناب نے رقم فرمایا ہی کہ بید اور شاستر
کے رو سے عقد دختر ماموزاد وغیرہ کا جایز ہی سو یہہ قابل

نمبر ۲

مبارکے نہین آپکو لازم ہی کہ شاستر کا نام لیجئے اور نشان دیجئے
کہ وہ کہان ہی اور اسکا عامل کون ہی صرف ملک جنوب مین عقد
دختر ماموزاد کا حال قال رواج ہی ہماری ملک مین یا ہمارے
یہان کچھ یہہ رسم رایج نہین بلکہ آپکے یہان عموما ہر دیار مین یہہ
ہی رسم جاری ہی اسکا جواب معقول تحریر کیجئے علاوہ اسکے
اور بھی کچھ بیہودہ خامہ فرسائی کرکے ایک بیت بھی تحریر کی تھی
بندہ نے جواب مرقومہ تحت انکو تحریر کیا نقل بجنسہ ابلاغ خدمت
فیض موہبت کیجاتی ہی براہ مہربانی درج اخبار صداقت آثار
فرمائیگا کمال بندہ نوازی ہوگی۔

نقل خط شاستری

پنڈت سگ رام لچھمن واضح ہو کہ خط آپکا پہنچا حال مندرجہ
اوسکا معلوم ہوا یہہ اعتراض آپکا اوپر قواعد عقلیہ کے مبنی ہے
یا نقلیہ اگر قواعد عقلیہ پر مبنی ہی تو دلیل معقول اور مستحکم پیش
کیجئے اور ہرگاہ اپنی دلیل پیش نہین کی تو معلوم ہوگا کہ آپکے
پاس کوی دلیل معقول اور مستحکم نہین اور محض ازراہ جہالت
ہندوانہ کے آپ معترض ہوے ہین۔ اب سنئے کہ مثلا برہمن
برہمن ہین آپ کو ممنوع نہین کہ اپنے مورث اعلی کی نسل
کے ساتھ نکاح کرین بشرطیکہ چھ پشت کا فاصلہ آپکے اور
اوسکے درمیان ہو پس اس بنا پر اگر کوی یہہ اعتراض کرے
اپنے بہن بھائی جدی کا رشتہ تو کرا دس عورت کو جو آپکے
جد اعلی کی اولاد مین تھی جورو بنایا تو اسکا جواب آپکے پاس
کیا ہی اور آپکی بیت کے مطابق واقع مین وہ عورت آپکی بہو
اور آپ اوسکے بھائی ہین پس یہہ فعل آپکا سخت ناروا
اور ازبس ناروا ہی اور مبنی بر ترک حیا اور جو قید تفرقہ چھ

پشت کے درباب جواز نکاح کے نسب پدری مین وہی شاستر کے
رو سے نسب مادری مین بھی لازم ہی کیونکہ جزییت جسطرح نسب
پدری مین ہی بعینہ نسب مادری مین بھی ہی اولاد مجموعہ نطفہ
پدر و مادر ہی مگر آپکے مذہب مین تفرقہ چھٹے پشت کا خاص نسب
پدری مین معتبر ہی ہمارے مذہب مین عموما تیسری پشت کا تفرقہ
معتبر ہی لیکن جب کہ خود آپ ہی کے بیانے نسب مادری مین
مطابق ہمارے مذہب کے تفرقہ تیسری پشت کا معتبر رکھا ہے
پس اس قیاس پر نسب پدری مین بھی وہ ہی اندازہ کرنا
لازم ہی اور واجب کیونکہ باعث منع از دواج جو کچھ کہ نسب
پدری مین قایم ہی وہ ہی نسب مادری مین موجود ہی پس
کوی وجہ نہین کہ دونون پشتون مین اون امور مین جو مبنی
اوپر نطفہ مشترکہ کے ہین تفرقہ کیا جاوے اور جو آپ تحریر
کرتے ہین عقد دختر ماموزاد کا لایق اعتبار نہین لازم ہی کہ
شاستر سے نشان دیجئے سو ہم آپ کی جہالت پر آپکو متنبہ کرتے
ہین ادھیای (۶۲) بھاگوت اسکند دہم ملاحظہ کیجئے سری
سکھدیو مین فرماتے ہین کہ بید کا حکم ہی کہ ملک دکھن مین بھی
بھانجہ کو دیجئے اور عمل اسکا علاوہ از بلاد جنوبیہ دیگر ممالک
مین بھی جاری ہوا چنانچہ ارجن کا عقد بسدیو کی بیٹی سے
جو حقیقی بھائی کنتی مادر ارجن کا تھا ہوا۔ انروہ پسر کرشن کا
عقد دختر رکم برادر حقیقی رکمنی مادر انروہ سے ساتھ ہوا کرشنجی
مزبور دختر رکمی کو جو پھوپھی تھی نکاح مین لائی اور بہت
اس قسم کے بیاہ کہ تفصیل اوسکی موجب تطویل ہی وقوع مین
آئی پس مین اور کسی کو عامل اسکا کیون کہون خود مہاراجہ

سری کرشن جیو ہی کو کہتا ہون کہ وہ عامل اسکے ہین اور آپکی
تحریر سے یہہ بھی مفہوم ہوتا ہی کہ دین اسلام مین باہم بنی اعمام
کے عموما ہر دیار مین جایز ہی اور ہنود مین جواز نکاح ساتھہ دختر
ماموزاد کے مخصوص بلک جنوبی ہی سو یہہ بھی کمال جہالت
آپ کی ہی اگر یہہ امر فی نفسہ مذموم ہی تو حید نے بحق ساکنان
دیار جنوبی اس بیشرمی کو کیون روا رکھا کیا اونکی حق مین یہہ
امر موجب بیحیائی اور بے شرمی کا نہین اور آپ غور فرماوین
کہ مہاراجہ کرشن اور ارجن تو ساکنان دیار جنوبی سے تھے
دوار کا دہلی ہستناپور متہرا وغیرہ داخل حدود جنوبیہ نہین
قطع نظر اوسکے اگر بلحاظ اختلافات اوطان قبیح و حسن امر
مذکور مین تفاوت واقع ہوتا ہی تو ہندوان کو اس معاملہ
مین کچھ اعتراض ہرگز نہین ہو سکتا ہم اونکے کچھ ہموطن نہین ہمکو
اونکے شاستر کی پابندی نہین اور چونکہ ظاہر ہی کہ قبح عقلی اصلی
مختص بعض مواطن کے ساتھہ نہین ہوتا اور جب وہ امر مخصوص
بعض ممالک سے ہی بس صاف ظاہر ہی کہ مسلہ مذکورہ از قسم
مستقبحات عقلیہ نہین صرف بعض جہلای ہند نے بسبب جہالت
کی تجویز کیا ہی پھر کیا وجہ ہی کہ چہہ پشت کا فاصلہ معتبر ہو اور
تین پشت کا نہو خصوصیت چہہ کی کیا ہی جو تین کی نہین اگر
تین پشت کا فاصلہ معتبر نہین تو چہہ پشت کی کیا قید ہی اور
اور پھر آپ فرماتے ہین کہ چچا کی بیٹی ماں اور باپ کے گوتر مین
ہوتی ہی اور ماموں کی بیٹی ماں باپ کے گوتر مین نہین ہوتی یہہ مجھکو
بیہودہ تقریری امور فرضیہ یا وہمیہ کے سبب نظر مشترک مین
کچھ فرق نہین آتا اگر ایسا ہو تو لازم آوے کہ مذہب ہنود مین

خالہ اور فوفی کی ساتھہ اور ماموں کو بھانجی اور نانا کو نواسی کے ساتھہ
نکاح روا ہو جاوے اسلئے کہ جب علت محرمہ ہونا گوتر ہی اور اختلاف
گوتر سبب علت ہی تو جہان اختلاف گوتر پایا جاوے وہان بھی نکاح
ہونا چاہیے ظاہرہ یہہ بھی وجہ ہی کہ آپکے مسورچ دیوتا نے اپنی نواسی
کرشن کے ساتھہ جماع کرنے مین کچھ تامل نکیا پھر آپکے کتب معتبرہ
مہابھارت وغیرہ سے ثابت ہی کہ وچہہ پرجاپت اور مریچ دونون
نے بھائی حقیقی تھے وچہہ کی تیرہ بیٹیان مریچ کے بیٹے کشب
نام کے ساتھہ منعقد ہوئین اب فرمائیے کہ آپ کو کیا مقام
اعتراض رہ گیا پنڈت صاحب اب بھی وہ بیت جو از راہ جہالت
اپنے لکھی زبان پر لا سکتے ہو یا نہین آپکے بید و شاستر نے
اوتارون دیوتون رکھیشرون منو وغیرہ کو طشت از بام افتادہ
کر ہی رکھا تھا آپکو شیطان سے زیادہ مشہور کر دیا خیر تو آپکا
مضمون اور بھی سن لیجئے اسکند پوران کاشی کھنڈ کی (۵۸) مین فرمودہ بشن بھگوان منقوش ہی کہ جو لوگ زوجہ
ہمشیرہ اور بیٹی مین تفاوت سمجھتے ہین سب بیوقوف ہین سب
عورتین یکسان سمجھنا چاہئین جو مرد حسن سے رغبت کرے بغرافت
تمام خلاف نافی اوتارے پس جب آپکے خدا کا یہہ حکم ہے
کہ مباشرت بہن اور بیٹی کی ساتھہ درست ہی پھر آپ کس منہ سے
اعتراض کر سکتے ہین اور آپ سے یہہ بھی بعید نہین ہی کہ آپ جا کر
بن سے پھر تحریر کرین کہ ہنود کے خدا نے یہہ حکم واسطے گمراہ
کرنے ساکنان کاشی کے نافذ فرمایا ہی کیونکہ وہ لوگ از بس
نیک افعال تھے اور بدون گمراہ کرنے اونکے خالی ہونا کاشی
کا راجہ دیوداس سے واسطے نہاد یو کے غیر ممکن تھا تو جواب

کا یہ ہی کہ آپ ہی تحریر کر چکے ہین کہ خدا یتعالی بیجیای فسق وفجور
کا حکم شریعتی نہین کرتا چونکہ ظاہر ہی کہ یہ حکم شریعتی اور مقرر کرنا ایک
شریعت کا پس ایسے کام مین بدگمانی اغوا کی اور ارادہ گمراہی کا
گنجایش نہین رکھتا البتہ احکام تکوینی اور مین جسکے اعتبار سے اہل
اسلام کہتے ہین کہ جو کچھ وجود مین آتا ہی وہ بارادہ حکم خداوند ہوتا
ہی لیکن ہمارے اور بیدیون کے بالاتفاق یہ امر ہی کہ بطور حکم
شریعتی کے خداوند متعال حکم جاری کرنے بیجا ئیون اور بے
شریعون کا نافذ نہین فرماتا پس اس حکم کو کہ حکم تشریعی اور شریعت
واسطے اندکیون کے ہی کوی صاحب عقل محمول اسپر نہین کر سکتا
کہ وہ واسطے گمراہ کرنے ساکنان کاشی کے تھا اور اگر ایسا سمجھا
جاوے تو دس بید و شاستر کا کیا اعتبار رہی کیونکہ جب محتمل ہے
کہ احکام تشریعی بھی واسطے گمراہ کرنے خلق کے نافذ ہوتے ہین
تو کیا بعید ہی کہ یہ بید و شاستر بھی واسطے گمراہ کرنے اہل ہنود
کے بھیجی گئی ہون اب پنڈت صاحب اپنی اس بات کے ساتھ
یہ چند بیتین مختصر بندہ کے بھی شامل کر لیجئے اور جواب سے
اطلاع دیجئیگا **شعر** عجایب ہی یہ رسم شرع ہندو
بنا دین خواہر و مادر کو جو رو کہ ہین اس حکم مین وسب برابر
ہین جو خواہ مادر جو خواہ دختر مراد دل کرین ان سب سے حاصل
جو سمجھے فرق ہی بیشک وہ جاہل کرے جس سے طبیعت جسکی رغبت
مرے دلکے اشادے باذ راغت خبر دیتا ہی یون اسکند پوران
کہ ہی یہ صاف حکم بشن بھگوان کے

رقیمہ نیاز بہر محمد از امان پور ضلع انبالہ
ملک غربی دشمالی کشور ہند

حضرت عیسی کے اقوال حضرت عیسی کے اقوال کے برخلاف

(۱) تم بھی گواہی دوگے کیونکہ تم شروع سے میرے ساتھ ہو یوحنا ۱۵ باب ۲۷ آیت
(۲) مین زمین پر آگ لگانے آیا ہون اور مین کیا ہی چاہتا ہون کہ لک چکی ہوتی لوقا ۱۲ باب آیت ۴۹
(۳) جو کوی اپنی صلیب اٹھا کر میرے پیچھے نہین آتا۔ متی ۱۰ باب آیت ۳۸
(۴) اپنے دشمنون کو پیار کرو متی باب ۴۴ آیت

(کہنی والی تم مین بلکہ تمہاری باپ کی روح جو تم مین بولتی ہی متی ۱۰ باب ۲۰ آیت)
مین اسلئے نہین آیا کہ جہان پر حکم کرون بلکہ اسلئے کہ جہان کو بچاؤن یوحنا ۱۲ باب آیت ۴۷
میرا جوا ملایم اور میرا بوجھ ہلکا ہی متی ۱۱ باب ۳۰ آیت
مناسب نہین کہ لڑکون کی روٹی لیکر کتون کو پھینکدیون متی ۱۵ باب ۲۶ آیت

حواریون کے اقوال حضرت عیسی کے اقوال کے برخلاف

(۱) کوی بغیر روح قدس کے یسوع کو خداوند نہین کہہ سکتا اول قرنتیون کا ۱۲ باب آیت ۳
(۲) اگلا حکم اسلئے کہ بیفائدہ اور کمزور تھا اٹھ گیا عبرانیون کا ۷ باب آیت ۱۸
(۳) مقدس لوگ دنیا کی عدالت کرینگے اول قرنتیون کا ۶ باب آیت ۲

جو ایمان نہین لاتا اسپر سزا کا حکم دیا جاوے گا مرقس ۱۶ باب آیت ۱۶
مین تم سے سچ کہتا ہون جب زمین و آسمان ٹل جائین ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ ٹلیگا متی ۵ باب آیت ۱۸
اسنے ساری عدالت بیٹے کو سونپ دی یوحنا ۵ باب ۲۲ آیت

حضرات حواریون کی اقوال اون کے اقوال سے برخلاف

(۱) وہ ہمارے بدلے یعنی ہوا یہ ہی کہ جو خدا کی روح سی بولتا ہون یسوع کو کہتا ہی فرینتو کا ۱۲ آیت ۳ گلتیون کا ۳ باب ۱۳ آیت

(۲) اور وہ مرد جنکی حوالات مین یسوع تھا اسکو کوسی مار کر مقبرہ مین اور رکھا لوقا ۲۲ باب آیت ۶۳ نہین اوڑایا جاتا گلتیون کا ۶ باب آیت ۷

علاوہ ان اختلافات کے اور اختلاف اناجیل مین پائی جاتے ہین مثلاً جو کچھ لوقا ۱ باب آیت ۵ - ۲۵ و ۲۶ - ۳۸ و ۳۹ و ۵۶ و ۵۷ - ۸۰ مین ہی وہ نہ متی نہ مرقس نہ یوحنا کی انجیل مین ہی۔ مجوسیون کا آنا سوائے متی کے اور کسی انجیل مین نہین ہی نہ وہ پہاڑی وعظ مندرجہ متی ۵ و ۶ و ۷ باب مرقس یوحنا مین ہی اور لوقا مین اسکا بے ترتیب تھوڑا سا خلاصہ ہی۔ اور جو کچھ یوحنا باب ۱ و ۲ و ۳ و ۴ باب ۴ مین ہی وہ کسی اور انجیل مین نہین ہی اور اسی طرح اول سے آخر تک چارون اناجیل مین اختلاف ہی کیونکہ جو مضمون متی کی ۳ ر باب آیت ۱ مین ہی وہ مرقس کی ۱ باب اور لوقا کے ۸ باب مین مرقوم ہی اور باوجود اس بے ترتیبی کے یوحنا مین ندارد اور جو مضمون متی کے ۱۴ باب آیت ۲۲ مین ہی وہ مرقس کے ۶ باب آیت ۴۰ - ۵۶ اور یوحنا کے ۱۵ باب آیت ۲۱ مین مرقوم ہے اور لوقا مین ندارد

باقی آیندہ

راقم کرم الٰہی گجرات پنجاب

منظور لطف عمیم جناب محمد شریف صاحب زاد عنایتہ

پس از تسلیم ملتمس ہون کہ مجھکو دو سوال کا حل منظور ہی لہذا بذریعہ نیاز نامہ خدمت والا درجت مین ارسال کرتا ہون امید کہ ہر دو سوال اخبار منشور محمدی مین درج فرما کر حضرات پوادرتک پہونچاوین اور حضرات موصوف کی خدمت مین التماس ہی کہ براہ مہربانی جواب اسکا بذریعہ خط یا کوکب ہند مین ارقام فرماوین۔۔

اول یہہ کہ پیدایش آدم علیہ السلام سے تا عطای شریعت موسوی دو ہزار پانسو چودہ برس کا فاصلہ ہی اس عرصہ مین شریعت الٰہی مخلوق پر جاری تھی یا نہین اگر تھی وہ کونسی کتاب مقدس ہی اور کس نبی کے معرفت خلق اللہ کو ملی اور اب کہان ہی اور وہ خارج از بیبل کیون ہی اور اگر نہین جاری تھی تو انسان خدا کو کسطرح پہچانتا تھا اور تمیز برائی و بھلائی کی کیونکر ہوتی تھی درصورت نہ ہونے شریعت کے انسان لایق سزا کے نہین ہو سکتا حالانکہ نافرمانی خدا سے ایام نوح و لوط علیہما السلام مین طوفان اور سدوم و عمورا وغیرہ کا غارت ہونا بیبل مقدس سے ثابت ہی اگر بغیر عطای شریعت کے اون لوگون کو سزا دی گئی اسمین ناانصافی خدا کی متصور ہوتی ہی۔ دوم یہہ کہ مسیحی عقیدہ مین ہی کہ مسیح تمام دنیا کے واسطے کفارہ ہوے دیکھو اول یوحنا کا ۲ باب ورس ۲ اور وہ ہمارے گناہون کا کفارہ ہی پر فقط ہمارے گناہون کا نہین بلکہ تمام دنیا کے گناہون کا ہی۔ پس اگر تمام دنیا کے واسطے کفارہ ہی تو مخلوق مندرجہ سوال اول کو کیون نہین اطلاع دی گئی اور اگر اطلاع دی گئی تو اسکی سند بتلاؤ فقط

راقم عبد الحق محمد حسین بنگلور